منالیا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۳۲) مینوں چھڈ گئے آپ لد گئے

مینوں چھڈ گئے، آپ لد گئے، میں وچ کیہ تقصیر

راتیں نیند نہ دن سکھ سُتّی، اکھیں پلٹیا نیر
چھویاں تے تلوراں کولوں، عشق دے تکھے تیر
عشقے جیڈ نہ ظالم کوئی، ایہہ زحمت بے پیر
اِک پل ساعت آرام نہ آوے، بُری برہوں دی پیڑ
بلّھا شوہ ہے کرے عنایتؒ، دُکھ ہوون تغیر

مینوں چھڈ گئے، آپ لد گئے، میں وچ کیہ تقصیر

مشکل الفاظ ومعانی: چھڈ گئے: چھوڑ گئے۔ لد گئے: چلے گئے۔ تقصیر: غلطی۔ سکھ: سکون۔ سُتّی: سوئی۔ پلٹیا: بہایا۔ نیر: آنسو۔ چھویاں: برچھیاں۔ جیڈ: جیسا۔ برہوں: جدائی۔ پیڑ: تکلیف، زحمت۔ شوہ: محبوب، مرشد۔ تغیر: تبدیل۔ بے پیر: جس کا کوئی علاج نہ کرنے والا ہو۔

ترجمہ:

(۱) وہ مجھے چھوڑ گئے ہیں، اور چلے گئے ہیں جانے مجھ میں کیا غلطی تھی۔
نہ مجھے رات کو نیند آتی ہے، نہ ہی دن کو سکون سے سوتی ہوں۔ میری آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ برچھیوں اور تلواروں سے زیادہ عشق کے تیر تیکھے ہیں۔ عشق جیسا ظالم کوئی نہیں۔ اس کی تکلیف کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔ ایک لمحہ گھڑی کے لئے آرام میسر نہیں، جدائی کی تکلیف بڑی بُری ہے۔
اے بلّھے شاہ! اگر میرا محبوب مجھ پر (ذرا) نظرِ عنایت کرے، تو میرے تمام دُکھ سُکھوں میں تبدیل ہو جائیں۔
وہ مجھے چھوڑ گئے ہیں، اور چلے گئے ہیں جانے مجھ میں کیا غلطی تھی۔

☆☆☆

لفظ عنایت دو معنوں میں ہے۔ بلّھے شاہ کے مرشد کا نام بھی حضرت شاہ عنایت قادریؒ ہے اور لطف و کرم کے معانی بھی اس سے لئے جا سکتے ہیں۔